حکمرانوں کے لب ولہجہ کی واضح تبدیلی ہے۔ جس اعتماد کے ساتھ وہ اب گفتگو کر رہے ہیں وہ سابقہ انداز کے بالکل برعکس ہے۔ ۱۳ اپریل کو وزیراعظم نے اسلام آباد میں اقوام متحدہ میں امریکی سفیر بل رچرڈسن سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "اب پاکستان کوئی دھمکی آمیز رویہ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم کسی کے دباؤ میں آنے والے نہیں"۔ اسی طرح وزیرخارجہ گوہر ایوب کا بیان انتہائی اہم ہے جس میں انہوں نے کہا کہ "امریکہ نے ہمیشہ پاکستان سے بے وفائی کی ہے۔ ہم نے سبق سیکھ لیا ہے، امریکہ پر انحصار کرنا بےوقوفی ہے امریکی امداد تجارت بن گئی ہے۔ ہم ہتھیار امریکہ سے ہی کیوں خریدیں۔ امریکہ یک طرفہ پابندیوں کے ذریعے ہماری درگت بنا چکا ہے"۔ (نوائے وقت ۲۰ اپریل ۱۹۹۸ء)

جبکہ اگلے روز امریکہ کی طرف سے پاکستان کو ایف ۱۶ دینے کے بارے میں پالیسی نرم کرنے کا اعلان بھی اخبارات کی زینت بنا۔ ہمیں اس دوطرفہ کرشماتی تبدیلی پر حیرانی بھی ہے اور خوشی بھی ہماری دعا ہے: اللہ کرے ہمارے حکمران غیرت و حمیت اور ملکی وقار کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے قول پر قائم رہیں۔ اور پاکستان کو امریکی اڈہ بنانے کی بجائے اسلام کا مرکز بنادیں (آمین)

خدمت کمیٹیاں کیا رنگ لائیں گی:

وزیراعظم نواز شریف نے ملک بھر میں "اچھی شہرت" رکھنے والے معززین پر مشتمل خدمت کمیٹیاں قائم کر دی ہیں اور انہیں اختیارات سے بھی مسلح کر دیا ہے۔ حیرت ہے کہ "اچھی شہرت" رکھنے والے ان "خدمت گزاروں" یعنی "مخدوموں" کی اکثریت مسلم لیگ کے ارکان پر ہی مشتمل ہے۔ ہماری معلومات اور بعض مشاہدات کے مطابق یہ "حکومتی بیورو کریسی" کے مقابلے میں "لیگی بیورو کریسی" کا قیام ہے۔ ان اچھی شہرت والے خدمت گزاروں میں بے شمار کرپٹ، ان پڑھ اور ایسے جاہل بھی شامل ہیں جو اپنے نام کی صحیح املاء بھی نہیں کرسکتے۔ اور اپنے حلقوں میں کمیشن ایجنٹ مشہور ہیں۔ انگوٹھا چھاپ قسم کے افراد پر مشتمل یہ خدمت کمیٹیاں ملک و قوم کی کیا خدمت کریں گی؟ ہم اس اقدام کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور اسے ملکی نظام کی تباہی کی طرف پیش رفت قرار دیتے ہیں۔ کیا قومی وصوبائی اسمبلی کے ارکان قوم کی خدمت کرنے میں نااہل ثابت ہوئے ہیں یا میاں نواز